مالی متوازن نظریہ اور خرچ میں میانہ روی

جمعہء خطبہ بابت ماہ مارچ ، ۲۰۱۸ء

منجانب:.......................................آل انڈیا ائمہ کونسل

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم، أما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم۔

"ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا في الأرض و لكن ينزل بقدر ما يشاء، انه بعباده خبير بصير". (شوریٰ/ ۲۷)

محترم سامعین کرام!

مال اللہ کی عظیم نعمت ہے۔قرآن میں مال کو کہیں ''خیر''، ''رزق''، کہیں ''مال''، کہیں ''متاع'' اور ''زینت'' وغیرہ کے الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے۔اسی طرح مال کے بارے میں ''فتنہ'' اور کہیں ''ابتلاء'' اور کہیں ''نار'' وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مال کی اہمیت کتنی ہے۔اللہ تعالیٰ نے وہ ہم کو محض دے نہیں دیا ہے؛ بلکہ اس کے پیچھے کچھ مقاصد پوشیدہ ہیں۔

مال اگر میانہ روی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو وہ ہمارے لیے ضرورت ورزق ہے۔اس سے دوسرے کے حقوق ادا کیے جائیں تو متاع اور نصرت واعانت میں دیا جائے تو زینت ہے۔اور اگر اس میں بخل کیا جائے تو فتنہ، بے جا خرچ اور اسراف ہو تو ابتلاء اور اگر ناجائز محل میں استعمال ہو تو جہنم کی آگ ہے۔اس لیے مال جو اللہ کا ہے اور ہم کو اس کا وقتی طور پر وارث بنایا ہے بہت احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے کی چیز ہے۔

اگر مال اپنا ہے تو تب بھی اس میں میانہ انداز ہونا چاہیے۔ ہر ایک فرد کو خلیفہ بنا کر اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ میں مال دیتا ہے۔اس کا مطلب مال اپنا ہے تب بھی ایک امانت ہے۔اس امانت کو امانت دارانہ خرچ کرنا اور اس کی حفاظت کرنا ہمارا حق ہے۔

"آمِنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُولِه ، و أَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِيْنَ فِيْه، فَالَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ، و أَنْفَقُوا، لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيْرٌ". (حدید/ ۷)

تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس مال کا تم کو خلیفہ بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو۔پس تم میں سے جس نے ایمان لایا اور خرچ کیا، ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔

ہمارے بیچ میں بہت سے مال دار کو اللہ تعالیٰ نے مال کا ایک حصہ دیا ہے۔وہ حصہ ادا کرنے کے لیے سوچ سمجھ کر مال خرچ کرنا ہے۔

مال کو خرچ نہیں کر کے جمع نہیں کرنا۔خرچ میں اسراف نہیں کرنا۔تبذیر و اسراف سے بچنا اور بخل اور کنجوسی کے خلاف معتدل راستہ اختیار کرنا، اصل میں مال کا حق ہے۔یہ سب اللہ پر یقین رکھنے کا ایک حصہ ہے، یعنی جزوِ ایمان ہے۔

"وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِه لَبَغَوا فِي الأَرْضِ و لٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ، اِنَّه بِعِبَادِه خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ". (شوریٰ/ ۲۷)

اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رزق پھیلا دے تو وہ زمین میں سرکش ہو جائیں، لیکن اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا ہے اتنی مقدار میں رزق نازل کرتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں سے باخبر اور نگہ میں رکھنے والا ہے۔

اس آیت کے اندر بہت ساری چیزیں بیان کی گئی ہیں:

دولت دینے والا، اور نہیں دینے والا اللہ ہے۔اس کی ایک وجہ بھی ہے۔مال ہمارے پاس ہے تو تکبر نہیں ہونا چاہیے۔وہ اللہ نے ہم کو دیا ہے۔حد سے آگے نہیں بڑھنا؛ کیوں کہ ہمارے پاس صرف ہمارا نہیں؛ بل کہ دوسروں کا حصہ بھی ہم کو دیا ہے۔

اللہ کا ایک نظام ہے، اسی نظام کا ایک حصہ ہمارے پاس کا مال ہے۔

یہ ایک ذمہ داری ہے، اس کو ہمیشہ ذہن نشیں رکھنا ہوگا۔ ایسا ہوگا تو مساوی ہونے میں معاون ہوگا۔

ایسی سوچ نہیں ہے تو ملک میں فساد ہو جائے گا۔ ایک طرف برائی بڑھ جائے گی اور دوسری طرف بدگمانی پھیل جائے گی۔ آخر میں پوری کمیونٹی میں نفرت پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ، وَ لَاتَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ ، فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُوْرًا". (اسراء/۲۹)

بخل کر کے مال جمع کرنے سے لوگوں میں نفرت پیدا ہو جائے گی اور لوگوں میں اس کی قدر گھٹ جائے گی۔ دولت کو شیطان کی طرح بے دریغ خرچ کریں گے تو فساد پھیل جائے گا۔

"اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنَ وَ كَانَ الشَّيْطَانَ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا". (اسراء/ ۲۷)

بیشک بے دریغ خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

لوگوں کے بے تحاشہ خرچ کو دیکھ کر ہمیں ڈر لگتا ہے۔ شادی، گھر، تہوار، کپڑا، کھانا، اور کھانے میں اسراف، یہ سب شیطانی عمل ہے۔ اس کی وجہ سے وہ اللہ کی ناشکری کر رہے ہیں۔

لیکن ہماری جو ضرورت ہے، اس کے مطابق خرچ کرنا اسراف نہیں ہے۔ مال دراصل انسانی ضرورت کی تکمیل کے لیے ہی ہے۔ ایسے وقتِ ضرورت پر خرچ نہیں کرنا اللہ کے سامنے جواب دہ بنا دے گا۔ رسول اللہ کا ارشاد ہے:

عـن أبـي الأحـوص عن أبيه ، أنه أتى النبي ﷺ في ثوبٍ دون، فقال له النبي ﷺ: ألك مال؟ قال : نعم ، مـن كل المال. قال : "من أي المال؟" قال: قد آتاني الله من الابل، و الغنم، والخيل، و الرقيق. قال : "فاذا آتاك الله مالا، فليُرَ عليك أثر نعمة الله ، وكرامته". (نسائی)

حضرت ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس معمولی کپڑے میں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمھارے پاس مال ہے؟ تو انھوں نے کہا: ہاں، ہر طرح کا مال ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کونسا مال ہے؟ تو انھوں نے کہا: اللہ تعالی نے مجھے اونٹ، بکری، گھوڑا، اور غلام سب عطا کیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے تم کو مال دیا ہے تو تمھارے اوپر اللہ کی نعمت اور اس کی کرامت کا اثر بھی تمھارے اوپر ضرور نظر آنا چاہیے۔

ہمارے پاس جو نعمت ہے اس کا اظہار بھی کرنا ہے؛ لیکن اس میں اسراف نہیں کرنا اور بخل بھی نہیں کرنا۔ اور نعمت کو چھپا کر بھی نہیں رکھنا۔ لوگوں کے سامنے مفلسانہ انداز میں نہیں رہنا ہے، یہ اچھا نہیں ہے۔

اللہ تعالی اپنے جن بندوں سے محبت رکھتے ہیں، ان کی قرآن کریم میں کچھ خصوصیات بیان کیا ہے۔ ان میں ایک ہے کمی زیادتی کے بغیر خرچہ کرنے کی عادت رکھنے والے۔

"وعـبـاد الـرحـمـن الذين يمشون على الأرض هونا، و اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما، و الذين يبيتون لربهم سجدا و قياما، و الذين يقولون ربنا اصرف عنا عذاب جنهم، ان عذابها كان غراما، انها سأء ت مستقرا و مقاما، والذين اذا أنفقوا لم يسرفوا ، و لم يقتروا، و كان بين ذالك قواما". (فرقان/۶۳-۶۷)

اللہ کے بندے وہ لوگ ہیں جو زمین پر بڑی نرمی سے چلتے ہیں، جب ناواقف کار لوگ ملتے ہیں تو ان کو "سلام" کہہ کر نکل جاتے ہیں، وہ قیام اور سجدے کی حالت میں رات گزارتے ہیں، جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب ہٹا لیجیے، بیشک جہنم کا عذاب گلا پکڑنے

والا ہے، جہنم برا مستقر اور خراب ٹھکانہ ہے، وہ جب خرچ کرتے ہیں تو اس میں فضول خرچی اور بخیلی نہیں کرتے ہیں۔ اس کے درمیان میں کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

یہ دیکھیے ! اس آیت میں پوری تفصیل کے بعد بتایا ہے کہ وہ لوگ جب مال خرچ کرتے ہیں تو اس میں کمی اور بیشی نہیں کرتے ہیں؛ بلکہ بیچ بیچ کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اس کے بعد شرک اور کفر کے بارے میں بتایا ہے جس سے اس کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"عن هريرة عن رسول الله ﷺ قال : يقول العبد : مالي، مالي، اِنما له من ماله ثلاث: مال أكل فأفنى، أو لبث فأبلى، أو أعطىٰ فا اقتنى، و ما سوى ذالك فهو ذاهب و تاركه للناس". (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔ حالاں کہ اس کا مال تو بس تین ہی ہے: ایک وہ جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، دوسرا جو پہن کر پرانا کر دیا اور تیسرا جو دوسروں کو دے کر ثواب حاصل کر لیا۔ ان کے علاوہ جو ہے وہ جانے والا اور لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

میرا مال ہے، ایسا ذہن ہوگا تو اس کو خرچ کرنے کی جگہ پر خرچ کرنا ہے۔

خرچ کرنے میں زیادہ ہے تو غلط ہے اور کم ہے تو بھی غلط اور نقصان ہے۔

اللہ تعالی سے دعا کریں کہ ہم سب کو مالی حقوق ادا کرنے، اسراف وتبذیر اور بخل تقتیر سے بچ کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين